(۷) لا تظلموا علیہم (ص ۶۴ ج ۲) ظلم کا استعمال 'علی' کے ساتھ حد درجہ مضحکہ خیز ہے۔ کاش! جناب مصنف قرآن کریم ہی میں ظلم کے بیسیوں استعمالات پر نظر ڈال لیتے۔ اسی استعمال کا اعادہ ایک دوسری جگہ (ص ۸۱ ج ۲) اس طرح کیا گیا ہے۔ 'لا یظلم بعضہم علی بعض'۔

ایک طرف یہ فروگذاشتیں ہیں، اور دوسری طرف کتاب کا ظاہری طمطراق۔ اللہ کرے دوسرے اڈیشن میں یہ سلسلہ ظاہری خوبیوں کے ساتھ باطنی خوبیوں کا بھی حامل ہو جائے۔ (م-ع)

حکومت الٰہیہ کے قیام کی دعوت از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی۔ ضخامت ۱۶ صفحات

قیمت ۳ر ملنے کا پتہ:- ادارہ دعوت الحق بیگم بازار، کوچہ گھانس منڈی، حیدرآباد (دکن)

یہ ایک مختصر سا خطبہ ہے جس کو مولانا نے مسلمانوں کے کسی جلسہ میں دیا تھا۔ یہ پمفلٹ "بقامت کہتر" ہونے کے باوجود اس لحاظ سے "بقیمت بہتر" ہے کہ اس میں ایک ایسی بڑی حقیقت کا اظہار فرمایا گیا ہے جو تمام مسلمانوں کا واحد فریضۂ زندگی ہونے کے باعث اس قابل تھی کہ ہر صاحب ایمان اس کی تمنا سے سرشار ہوتا اور اس کے لیے سعی و جستجو میں سرگرداں رہتا، لیکن جو نہایت بے دردی سے فراموش کردی گئی ہے۔

مولانا نے اس خطبہ میں "صراط مستقیم" کی توضیح و تعیین کرتے ہوئے بتایا ہے کہ حاملین قرآن کو مغضوب اور ضال اقوام کے اتباع سے پوری طرح احتراز کرتے ہوئے چاہیے تھا کہ "اللہ کے محکوم، اس کی شریعت کے حامل اور دنیا میں اس کی شہنشاہیت کے نمایندے بنیں۔ ان کو پہلے اللہ کے قانون کو خود اپنے اوپر اور پھر اس کے بعد دوسروں کے اوپر نافذ کرنا چاہیے۔" مگر افسوس کہ سارے مسلمان انبیاء کو چھوڑ کر چنگیزوں اور ہلاکوؤں کے جانشین بن گئے ہیں، یا بننا چاہتے ہیں۔

مگر مولانا نے یہ نہیں بتایا کہ اس کار عظیم کے لیے مسلمانوں کو کرنا کیا چاہیے اور کس طرح اس فرض کو انجام دینا چاہیے؟ (ع-ا)